فضیلت کا معیار تقوی ہے

03-March-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یاسونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَروَرِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ" یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا، اللہ پاک اس کی سو(100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی ہوں گی۔"

(کنزالعمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزءالاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زرد چہرے والا موچی

مکتبۃ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب، جس میں بزرگوں کے بہت دلچسپ واقعات ہیں، اس کتاب کا نام ہے، "عُیُوْنُ الْحِکَایَات"۔ اس کتاب کا ایک دلچسپ واقعہ سُنئے اور ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ حضرت خُلْد بن اَیّوب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک عابد نے پہاڑ کی چوٹی پر ساٹھ (60) سال تک اللہ کریم کی عبادت کی۔ ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: فُلاں موچی تجھ سے زیادہ عبادت گزار ہے اور اس کا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے۔ جب وہ عابد نیند سے بیدار ہوا تو خواب کے بارے میں سوچا، پھر خُود ہی کہنے لگا: یہ تو مَحض خواب ہے، اس کا کیا اِعتبار۔ لہٰذا اس نے خواب کی طرف توجہ نہ دی، کچھ عرصے بعد اُسے پھر اسی طرح خواب میں کہا گیا کہ فُلاں موچی تجھ سے اَفْضَل ہے۔ مگر اس بار بھی اُس نے خواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی، تیسری مرتبہ پھر اسے خواب میں یہی کہا گیا۔ بار بار خواب میں موچی کی فضیلت کے بارے میں سن کر وہ پہاڑ سے اُترا اور اس موچی کے پاس پہنچا۔ موچی نے جب اُسے دیکھا تو اپنا کام چھوڑ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا اور بڑی

---

[1]... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

عقیدت سے اس عابد (یعنی عبادت گزار) شخص کے ہاتھ چومنے کے بعد عرض گُزار ہوا: آپ کو کس چیز نے عبادت خانے سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ عابد کہنے لگا: میں تیری وجہ سے یہاں آیا ہوں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں تیرا رُتبہ مجھ سے زیادہ ہے؟ اس وجہ سے میں تیری زیارت کرنے آیا ہوں، مجھے بتا کہ وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تجھے اللہ کریم کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ وہ موچی خاموش رہا، گویا وہ اپنا عمل بتانا نہیں چاہتا تھا۔ پھر کہنے لگا: میرا اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں سارا دن رزقِ حلال کمانے میں مشغول رہتا ہوں اور حرام مال سے بچتا ہوں پھر اللہ کریم مجھے سارے دن میں جتنا رزق عطا فرماتا ہے، میں اس میں سے آدھا اس کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور آدھا اپنے اَہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ میں کثرت سے روزے رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے اندر ایسی نہیں، جو باعثِ فضیلت ہو۔ یہ سُن کر عابد (یعنی عبادت گزار) اس نیک موچی کے پاس سے چلا گیا اور دوبارہ عبادت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصے بعد پھر اسے خواب میں کہا گیا: اس موچی سے پُوچھو کہ کس چیز کے خوف نے تمہارا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) کر دیا ہے؟ چنانچہ وہ عابد (یعنی عبادت گزار) دوبارہ موچی کے پاس آیا اور اس سے پُوچھا: تمہارا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) کیوں ہے؟ آخر تمہیں کس چیز کا خوف ہے؟ موچی نے جواب دیا: جب بھی میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ گُمان ہوتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے اچھا ہے، یہ جنّتی ہے اور میں جہنّم کے لائق ہوں، میں اپنے آپ کو سب سے حقیر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گُناہ گار تصور کرتا ہوں اور مجھے ہر وقت جہنَّم کا خوف کھائے جارہا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میرا چہرہ زَرْد (یعنی پیلا) ہو گیا ہے۔ وہ عابد (یعنی عبادت گزار) واپس اپنے عبادت خانے میں چلا گیا۔ حضرت خلد بن اَیُّوب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس موچی کو اس عبادت گُزار شخص پر اسی لئے فضیلت دی گئی کہ وہ دوسروں کے

مُقابلے میں اپنے آپ کو حقیر اور اپنے علاوہ سب کو جنّتی سمجھتا تھا۔ (عیون الحکایات، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جو خوش نصیب مسلمان دُنیا کی رنگینیوں سے مُنہ موڑ کر، گناہوں سے تعلق ختم کر کے صرف رِضائے الٰہی کے لئے عبادت و ریاضت اور تقویٰ و پرہیز گاری کو اپنا معمول بنالیتا ہے، عاجزی کرتے ہوئے خود کو حقیر اور دوسروں کو بہتر تصور کرتا ہے، نفل روزے اور صدقہ و خیرات کو اپنا معمول بنالیتا ہے، صرف رزقِ حلال ہی کماتا اور عبادات کی کثرت کے باوجود اپنا عمل ظاہر کرنے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے، خود کو سب سے بڑا گناہ گار تصوّر کرتا ہے، جہنم کا خوف اور خوفِ خدا اس پر غالب رہتا ہے تو اللہ پاک اس سے خوش ہو کر اس کا مقام اس قدر بلند فرما دیتا ہے کہ اس کے عبادت گُزار بندے بھی اس کے پاس حاضر ہو کر اس سے مُلاقات کرتے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے مُعاشرے میں افضلیت کا معیار صرف یہی رہ گیا ہے کہ ہم مالداروں، سرمایہ داروں، افسروں، وزیروں، دنیوی منصب رکھنے والوں، مہنگی گاڑیوں میں گُھومنے والوں، مہنگے موبائل، رکھنے والوں، عُمدہ لباس میں ملبوس رہنے والوں، اُونچی بلڈنگوں، خُوبصورت بنگلوں یا مہنگے علاقوں میں بسنے والوں، گوری رنگت والوں اور اعلیٰ نسب والوں کو ہی سب سے افضل و بہتر جانتے اور صبح و شام انہیں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں جبکہ اللہ پاک کے نزدیک وہی مسلمان زیادہ عزت و اِکرام والا ہے کہ جو تقویٰ و پرہیز گاری میں دوسروں سے زیادہ ہو، چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں

اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۶،الحجرات:۱۳) تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

حکیم الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: سب اِنسانوں کی اَصل حضرت آدم و حوا (عَلَیۡہِ السَّلَام وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا) ہیں اور اِن کی اَصل مٹی ہے تو تم سب کی اَصل مٹی ہوئی پھر نَسَب پر اَکڑتے اور اِتراتے کیوں ہو؟۔ انسان کو مختلف نسب و قبیلے بنانا ایک دوسرے کی پہچان کے لیے ہے نہ کہ شیخی مارنے اور اِترانے کے لیے۔(اس آیتِ مُبارکہ کا شانِ نُزول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بازارِ مدینہ میں تشریف لے گئے، وہاں مُلاحظہ فرمایا کہ ایک غُلام یہ کہہ رہا ہے کہ جو مجھے خریدے وہ مجھے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے پیچھے پنج گانہ نماز سے نہ روکے، اُسے ایک شخص نے خرید لیا پھر وہ غُلام بیمار ہو گیا تو سرکار (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کی تیمارداری (خبر گیری کرنے) کو تشریف لے گئے پھر اس کی وفات ہو گئی، تو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) اس کے دَفن میں شریک ہوئے، اس پر بعض لوگوں نے حیرانی کا اِظہار کیا کہ غُلام اور اس پر اِتنا انعام اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔(نُورُ العرفان)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّ اُنۡثٰى وَ جَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ﴿۱۳﴾ (پ۲۶،الحجرات:۱۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم نے تم سے جاہلیت کا غرور اور خاندانی فخر دور کر دیا ہے، اب یا تو مومن نیکوکار ہوں گے یا بدکار و

بد بخت۔(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل الشام والیمن، ۵/۴۹۷، حدیث: ۳۹۸۱)

حضرت علی مُرتَضیٰ، شَیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو بندوں کو اللہ کریم کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس حال میں کہ وہ بغیر ختنہ کیے ہوں گے، پھر اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اے میرے بندو! میں نے تمہیں حکم دیا اور تم نے میرے حکم کو ضائع کر دیا اور تم نے اپنے نسبوں کو بُلند کیا اور اس کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کیا، (لہٰذا) آج کے دن میں تمہارے نسبوں کو حقیر و ذلیل قرار دے رہا ہوں، میں ہی بدلہ دینے والا حاکم ہوں، کہاں ہیں مُتَّقی لوگ؟ کہاں ہیں مُتَّقی لوگ؟ بیشک اللہ کریم کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔(تاریخ بغداد، ذکر من اسمہ علی، علی بن ابراہیم العمری القزوینی، ۱۱/۳۳۷، رقم: ۲۱۷۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ کریم کے نزدیک مُتَّقی لوگ ہی عزت و فضیلت والے ہیں۔ مُعاشرے میں مُفلِس و تنگ دست ہونے کے سبب اگرچہ انہیں عزّت و اہمیّت نہ دی جاتی ہو مگر بروزِ حشر نہایت شان و شوکت سے لائے جائیں گے، چنانچہ پارہ 16 سُورۂ مریم کی آیت نمبر 85 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: یاد کرو جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر لے جائیں گے۔ (پ ۱۶، مریم: ۸۵)

دُنیا میں یہ لوگ اگرچہ خُوبصورت بنگلوں کے بجائے کچے مکانوں میں رہتے ہوں گے مگر جنّت میں انہیں بطورِ انعام عالیشان محلّات عطا کیے جائیں گے، جیسا کہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحل کی آیت نمبر 30 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور بیشک آخرت کا گھر سب سے

(پ۱۴، النحل:۳۰) بہتر ہے اور بیشک پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی اچھا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! دُنیا میں حقیر سمجھے جانے والے، امیروں کے گھروں سے دُھتکار دیئے جانے والے، مگر اللہ پاک کے اَحکامات کی بجاآوری کرنے والے، نمازیں پڑھنے والے، روزے رکھنے والے، رزقِ حلال کھانے کھلانے والے، اللہ پاک سے ڈرنے والے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کی پیروی کرنے والے، نظر، دل اور آنکھ کی حفاظت کرنے والے اور دیگر نیک افعال بجا لانے والے مُتّقی لوگ آخرت میں کس شان وعظمت کے مالک ہونگے۔ مُتّقی لوگ جہاں اللہ پاک کو محبوب ہیں وہیں اس کے پیارے حبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی پسندیدہ ہیں، چنانچہ

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، طیّبہ، طاہرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا ارشاد فرماتی ہیں: نبیِ کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی چیز پر تعجب نہ فرماتے اور نہ ہی دُنیا کی کوئی چیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تعجب میں ڈالتی سوائے صاحبِ تقویٰ کے۔ (مسند احمد، مسند عائشۃ، ۹/۳۴۱، حدیث:۲۴۴۵۷)

اسی طرح نبیِ کریم، رءوف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کی بہترین چیز تقویٰ ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ علی، ۳/۹۲، حدیث:۳۹۶۰)

سب سے زیادہ عزت والا کون؟

حضرت ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے عرض کی گئی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! سب سے زیادہ عزّت والا کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں میں سب سے زیادہ مُتّقی ہو۔

(بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قولہ تعالٰی واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا، ۲/۴۲۱، حدیث:۳۳۵۳)

ایک اور روایت میں ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے

فرمایا: تم کسی سُرخ یا کالے سے بہتر نہیں مگر یہ کہ تم اس سے تقویٰ میں بڑھ جاؤ۔(مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/۹۳، حدیث: ۲۱۴۶۴)

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سیاہ فام مؤمن (یعنی کالے رنگ والا مسلمان) ہزار ہا سُرخ سفید کافروں سے افضل ہے۔ سیاہ فام مُتّقی ہزار ہا سُرخ سفید بدکاروں سے افضل ہے۔ فاسِق سے مُتّقی افضل، غافل سے بیدار افضل یہ فرمانِ عالی بہت ہی وسیع ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/۳۲-۳۳، ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! دینِ اسلام میں اونچے نسب والا یا مالدار ہونا، سفید و سیاہ رنگت والا ہونا باعثِ فضیلت نہیں بلکہ انسان کے افضل و اعلیٰ ہونے کا معیار تقویٰ و پرہیز گاری پر ہے۔ تقویٰ و پرہیز گاری ایسی عظیمُ الشّان دولت ہے کہ اِمامُ الْمُتَّقِین، سَیِّدُ الْمُرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب بارگاہِ الٰہی میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے تو تقویٰ کی بھی دُعا فرماتے، چُنانچہ

حضرت ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِ کریم، رءوفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی یعنی اے میرے پَرْوَرْدگار! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعا...الخ، باب التعوذ من شر ما عمل...الخ، ص۱۴۵۷، حدیث: ۲۷۲۱)

حکیم الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہدایت سے مُراد اچھے عقائد ہیں، تقویٰ سے مُراد اچھے اعمال، پاکدامنی سے مُراد بُرائیوں سے بچنا ہے اور تونگری (دولتمندی) سے مُراد مخلوق کا مُحتاج نہ ہونا، اللہ (پاک) و رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کا حاجتمند رہنا ہے، اس (دُعا) میں دین کی تمام بھلائیاں مانگ لی گئیں۔(مرآۃ المناجیح، ۴/۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مال و دولت یا مَنْصب و وزارت مل جانا کوئی کمال نہیں بلکہ آزمائش ہے یہ چیزیں تو کثیر لوگوں کو نصیب ہو جاتی ہیں مگر تقویٰ ایک ایسی عظیم دولت ہے جو ہر کسی کو عطا نہیں کی جاتی، تقویٰ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ بہت بڑا خزانہ ہے، جیسا کہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تقویٰ ایک نادِر (قیمتی) خزانہ ہے، اگر تم اس خزانے کو پالینے میں کامیاب ہوگئے تو تمہیں اس میں بیش قیمت (قیمتی) موتی و جواہرات ملیں گے اور علم و دولتِ رُوحانی کا بہت بڑا خزانہ ہاتھ لگے گا، رِزقِ کریم تمہارے ہاتھ آجائے گا، تم بہت بڑی کامیابی حاصل کرلوگے، بہت بڑی غنیمت پالوگے اور ملکِ عظیم (یعنی جنّت) کے مالک بن جاؤ گے، یُوں سمجھو کہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں تقویٰ میں جمع کردی گئی ہیں۔ تم ذرا قرآنِ حکیم میں تو غور کرو کہ کہیں ارشاد فرمایا: اگر تم تقویٰ اِختیار کروگے تو ہر قسم کی خیر و برکت کے مالک بن جاؤ گے۔ کہیں تقویٰ اختیار کرنے پر اَجر و ثواب کے وعدے فرمائے گئے ہیں اور کہیں فرمایا گیا کہ سعادت کا ذریعہ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنا ہے۔ امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں قرآنِ کریم سے تقویٰ کے بارہ (12) فوائد بیان کرتا ہوں: (1) مُتَّقِی شخص کی ربِّ کریم حمد و ثنا کرتا ہے۔ (2) مُتَّقِی شخص دُشمنوں سے مامُون و محفوظ رہتا ہے۔ (3) مُتَّقِی شخص کی اللہ پاک تائید و اِمداد فرماتا ہے۔ (4) مُتَّقِی شخص آخرت کی ہولناکیوں اور وہاں کی سختیوں سے نجات میں رہے گا۔ (5) دُنیا میں مُتَّقِی شخص کو رِزقِ حلال نصیب ہوگا۔ (6) مُتَّقِی شخص کے اَعمال کی اِصلاح ہوجائے گی۔ (7) تقویٰ کی برکت سے مُتَّقِی شخص کے تمام گُناہ مُعاف ہوجاتے ہیں۔ (8) مُتَّقِی شخص اللہ پاک کا دوست بن جاتا ہے۔ (9) تقویٰ سے مُتَّقِی شخص کے اَعمال دَرَجۂ قَبولیت کو پہنچتے ہیں۔ (10) مُتَّقِی شخص اللہ پاک کے ہاں اِعزاز و اِکرام کا حق دار ہوجاتا ہے۔ (11) مُتَّقِی شخص کے لئے موت

کے وقت دیدارِ الٰہی اورآخرت میں نجات کی بشارت (خوشخبری)دی جاتی ہے۔(12) مُتّقِی لوگ آتَشِ دوزخ سے محفوظ رہیں گے اور انہیں ہمیشہ کے لیے جنَّت میں رہنے کی سعادت نصیب ہو گی۔(منہاج العابدین، ص ۱۴۴تا۱۴۸ ماخوذاًوملتقطاً)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

متقی کی دُعائیں قبول ہوتی ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کسی بندے کے سینے میں تقویٰ وپرہیزگاری کی شمع روشن ہوجاتی ہے تو اگرچہ وہ کالی رنگت والا ہی کیوں نہ ہو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اس کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ اس قدر تاثیر والے ہوتے ہیں کہ نکلتے ہی حقیقت کارُوپ دھار لیتے ہیں حتّٰی کہ تقویٰ وپرہیزگاری کا یہ پیکر اگر لکڑی جیسی معمولی چیز کو بھی سونا بنانے کے لئے بارگاہِ الٰہی میں درخواست کر دے تو اللہ پاک اس کی پکار کو رَدّ نہیں فرماتا اور اس لکڑی کو بھی سونا بنادیتا ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ یہ کوئی معمولی انسان نہیں بلکہ کوئی پہنچی ہوئی ہستی ہے۔ آیئے! اس تعلق سے ایک ایمان افروز حکایت سنئے چنانچہ

لکڑیاں سونا کیسے بنیں۔۔؟؟

حضرت دَاوٗد بن رَشِید رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ملکِ شام میں دو(2) حسین وجمیل عبادت گزار نوجوان رہتے تھے۔ کثرتِ عبادت اور تقویٰ وپرہیزگاری کی وجہ سے انہیں **"صَبِیْح اور مَلِیْح"** کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اُنہوں نے اپنا ایک واقعہ کچھ یُوں بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہمیں بُھوک نے بہت زیادہ تنگ کیا۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ! فُلاں صحرا میں چل کر کسی شخص کو دینِ متین کے کچھ

اَحکام سکھا کر اپنی آخرت کی بہتری کے لئے کچھ اقدام کریں، چُنانچہ ہم دونوں صحرا کی جانب چل پڑے، وہاں ہمیں کالی رنگت والا ایک شخص ملا جس کے سر پر لکڑیوں کا گٹھا تھا۔ ہم نے اس سے کہا: بتاؤ! تمہارا ربّ کون ہے؟ یہ سُن کر اس نے لکڑیوں کا گٹھّا زمین پر پھینکا اور اس پر بیٹھ کر کہا: مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ تیرا ربّ کون ہے؟ بلکہ یہ پوچھو: ایمان تیرے دل کے کس گوشے میں ہے؟ اس دیہاتی کا عارفانہ کلام سُن کر ہم دونوں حیرت سے ایک دوسرے کا مُنہ تکنے لگے۔ وہ پھر مُخاطب ہوا: تم خاموش کیوں ہوگئے، مجھ سے پوچھو، سوال کرو، بے شک طالبِ علم سوال کرنے سے باز نہیں رہتا۔ ہم اس کی باتوں کا کچھ جواب نہ دے سکے اور خاموش رہے۔ جب اس نے ہماری خاموشی دیکھی تو بارگاہِ خداوندی میں اس طرح عرض گزار ہوا: اے میرے پاک پروردگار! تو خوب جانتا ہے کہ تیرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں کہ جب وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں تو تُو انہیں ضرور عطا فرماتا ہے۔ میرے مولیٰ! میری ان لکڑیوں کو سونا بنادے۔ ابھی اس نے یہ الفاظ اَدا ہی کئے تھے کہ لکڑیاں چمک دار سونا بن گئیں۔ اس نے پھر دُعا کی: اے میرے پروردگار! بے شک تو اپنے اُن بندوں کو زیادہ پسند فرماتا ہے جو شہرت چاہنے والے نہیں ہوتے۔ میرے مولیٰ! اس سونے کو دوبارہ لکڑیاں بنادے۔ اس کا کلام ختم ہوتے ہی وہ سارا سونا دوبارہ لکڑیوں میں تبدیل ہوگیا۔ اس نے لکڑیوں کا گٹھا اپنے سر پر رکھا اور ایک جانب روانہ ہوگیا۔ (عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۲۴۶ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام میں مُتّقی لوگوں کو بڑی اہمیّت حاصل ہے، اگر کسی شخص کو عُہدہ و مَنصب پر فائز کرنا ہو تو اس کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری کو بھی مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنے مُریدین و متعلقین میں سے انہیں

لوگوں کو محبوب رکھتے جو پرہیز گاری میں دوسروں سے بڑھ کر ہوتے، جیسا کہ

مکتبۃ المدینہ کی کتاب "احیاء العلوم" جلد 5، صفحہ 324 پر ہے کہ کسی صُوفی بزرگ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کا ایک نوجوان مُرید تھا۔ بُزرگ (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) اس نوجوان کو بڑی عزّت اور ترجیح دیتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مُرید نے پُوچھا: "آپ اس نوجوان کو زیادہ عزت دیتے ہیں حالانکہ عُمر رسیدہ ہم ہیں؟" بُزرگ رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ نے کچھ پرندے منگوائے اور ان سب مُریدوں کو ایک ایک پرندہ اور چُھری دی اور فرمایا: "تم میں سے ہر کوئی پرندے کو ایسی جگہ ذَبح کرے جہاں کوئی دیکھ نہ سکے۔" نوجوان مُرید کو بھی ایک پرندہ دیا اور اس سے بھی وہی بات ارشاد فرمائی۔ ہر ایک شخص پرندہ ذَبح کر کے لے آیا لیکن نوجوان زندہ پرندہ ہاتھ میں تھامے واپس آیا۔ بزرگ (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) نے فرمایا: "دوسروں کی طرح تم نے پرندہ ذَبح کیوں نہ کیا؟" نوجوان نے عرض کی: "مجھے کوئی ایسی جگہ ملی ہی نہیں جہاں کوئی دیکھتا نہ ہو کیونکہ ربّ کریم تو مجھے ہر جگہ دیکھ رہا ہے۔" یہ دیکھ کر سب مریدوں نے اس کے مراقبے (یعنی سب چیزوں کو چھوڑ کر خُدا کی طرف دھیان کرنے کے عمل) کو پسند کیا اور کہا: "تم واقعی عزّت واِحترام کے لائق ہو۔" (احیاء العلوم، ۵/۳۲۴)

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے والدِ ماجد (حضرت مولانا نقی علی خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ) کے ساتھ حضرت شاہ آلِ رسول احمد قادری رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں بَیْعَت کی۔ مُرشِدِ کامل نے (مرید بنانے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو) تمام سلسلوں کی اجازت و خلافت اور سندِ حدیث بھی عطا فرمادی۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۴۹ ملخصًا) حالانکہ حضرت شاہ آلِ رسول رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہ خلافت و اجازت کے مُعاملے میں بڑے مُحتاط تھے۔ (مُرید ہوتے ہی پیرو مرشد کی طرف سے اس قدر عطائیں دیکھ کر) خانقاہ کے ایک شخص سے نہ رہا گیا۔ عرض کی: حضور! آپ کے خاندان میں تو خِلافت بڑی رِیاضت اور مُجاہدے کے بعد دی جاتی ہے۔ ان کو آپ نے فوراً ہی خِلافت عطا

فرمادی!۔ حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے (افضلیت و اہمیت کا سبب بتاتے ہوئے)اس شخص سے ارشاد فرمایا: لوگ گندے دل اور گندے نَفْس لے کر آتے ہیں۔ ان کی صفائی پر خاصا وقت لگتا ہے۔ مگر یہ پاکیزگیِ نفس کے ساتھ آئے تھے، صرف نِسْبَت کی ضَرورت تھی، وہ ہم نے عطا کردی۔ پھر حاضرین سے مُخاطب ہو کر فرمایا: مجھے مُدَّت سے ایک فکر پریشان کئے ہوئے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ آج دُور ہوگئی۔ قِیامت میں جب اللہ پاک پُوچھے گا کہ آلِ رسول ہمارے لئے کیا لایا ہے؟ تو میں اپنے مُرید اَحمد رضا خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کو پیش کردوں گا۔ (انوار رضا، ص ۳۷۸) (پیر پر اعتراض منع ہے، ص ۴۷)

مُتَّقِی لوگوں کے اَوْصاف

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! مَقْبُولیت اور فضیلت کا مِعیار ہمارے بزرگوں کی نظر میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔ صرف مشہور و معروف ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، عُمر میں زیادہ ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، حسین و جمیل ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، ظاہری صفائی و ستھرائی والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، رُعب و دَبدبے والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، زیادہ بینک بیلنس والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ مکان و دکان والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، اعلیٰ سواری، قیمتی موبائل والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، گفتگو میں غالب ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں، مہنگے لباس والا ہونا ہرگز فضیلت کا معیار نہیں۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: بے شک بروزِ قیامت اللہ پاک کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں لمبے عرصے تک بھوکے، پیاسے اور غمگین رہے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (عام لوگوں کی نظروں سے) پوشیدہ (یعنی چھپے ہوئے) اور مُتَّقِی ہیں کہ اگر مَوْجُود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، غائب ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، زمین کے ٹکڑے انہیں پہچانتے ہیں اور آسمان کے فرشتے ان کو

گھیرے ہوئے ہیں۔لوگ دنیا سے خوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری سے خوش ہوتے ہیں۔لوگ نرم و ملائم بستر بچھاتے ہیں جبکہ یہ لوگ پیشانیاں اور گھٹنے بچھاتے ہیں(یعنی راتیں سجدوں میں گزارتے ہیں)۔ لوگ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سُنَّتوں اوران کے اَخلاق سے مُنہ پھیرتے ہیں لیکن یہ ان کی حفاظت کرتے ہیں۔جب ان میں سے کسی کا اِنتقال ہو جاتاہے تو زمین روتی ہے اور جس شہر میں ان میں سے کوئی نہ ہو اس شہر پر اللہ پاک غضب فرماتا ہے۔ یہ لوگ دُنیا پر اس طرح نہیں ٹوٹ پڑتے جس طرح سڑے ہوئے مُردار پر کُتّے ٹوٹ پڑتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو کم کھاتے اور پُرانا لباس پہنتے ہیں۔ ان کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے غُبار آلُود ہوتے ہیں۔لوگ اِنہیں دیکھ کر بیمار گمان کرتے ہیں حالانکہ یہ بیمار نہیں ہوتے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اِنہیں دماغی مَرَض لاحِق ہوا ہے جس کی وجہ سے ان کی عقلیں چلی گئی ہیں حالانکہ ان کی عقلیں گئی نہیں ہوتیں لیکن اُنہوں نے اللہ پاک کے معاملے میں غور وفکر کیا تو اس کے سبب ان کے اندر سے دنیا(کی محبت) چلی گئی۔ دنیا والوں کے نزدیک یہ لوگ بے عقل شخص کی طرح چلتے ہیں حالانکہ ان کی عقلیں اس وقت بھی سلامت ہوں گی جب لوگوں کی عقلیں چلی جائیں گی۔ ان کے لئے آخرت میں بلند مرتبہ ہو گا۔جب تم انہیں کسی شہر میں دیکھو تو جان لینا کہ یہ اس شہر والوں کے لئے امان ہیں۔ جس قوم میں یہ ہوں اللہ پاک ان پر عذاب نہیں فرماتا، زمین ان سے خوش اور ربّ کریم ان سے راضی ہے، تم انہیں اپنا بھائی بنالینا قریب ہے کہ تم ان کے وسیلے سے نجات پا جاؤ۔(احیاء العلوم،۳/۲۴۶،ملتقطا)

نیک عمل نمبر 11 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ و پرہیز گاری کا عادی بننے، نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک مسلمانوں کی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول

سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ "شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ نے اس رسالے میں جو نیک اعمال بصورتِ سوال جواب عطا فرمائے ہیں دراصل یہ تقوی و پرہیز گاری پانے کی پہلی سیڑھی ہے "تو بے جانہ ہو گا، ان نیک اعمال پر عمل کرنے سے آپ اپنے اندر واضح تبدیلی محسوس کریں گے انہیں نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل نمبر 11 یہ ہے کہ "راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سفر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟" پیارے اسلامی بھائیو! بدنگاہی انسان کے بدکاری میں مبتلا ہونے کا بہت بڑا ذَرِیعہ ہے لہٰذا آنکھوں کی حفاظت ہم پر لازم ہے، یہ آنکھیں اللہ پاک کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہیں جن سے ہم بہت سارے نیک کام کر سکتے ہیں لیکن اگر انہیں شریعت کی پابندیوں سے آزاد کر دیا جائے تو پھر یہ نامۂ اعمال کو سیاہ کر چھوڑتی ہیں اسی لئے قرآن و حدیث میں بھی آنکھوں کی حفاظت کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم مذکورہ نیک عمل پر عمل کریں اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم تقوے کی لُغوی و شرعی تعریف اور اس کی قسموں سے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ نِیَّت بھی کرتے ہیں کہ اس کی برکت سے گُناہوں سے بچتے ہوئے اپنے آپ کو تقویٰ و پرہیز گاری کا پیکر بنائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

تقویٰ کا معنیٰ ہے: "نفس کو خوف کی چیز سے بچانا" اور شریعت کی اِصطِلاح میں تقویٰ کا معنیٰ ہے:

نفس کو ہر اس کام سے بچانا جسے کرنے یا نہ کرنے سے کوئی شخص عذاب کا حق دار ہو جیسے کُفر وشرک، کبیرہ گُناہوں، بے حیائی کے کاموں سے اپنے آپ کو بچانا، حرام چیزوں کو چھوڑ دینا اور فرائض کو ادا کرنا وغیرہ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ تیرا ربِّ کریم تجھے وہاں نہ پائے جہاں اس نے منع فرمایا ہے۔(تفسیرخازن،پ ۱ ، البقرۃ،تحت الآیۃ: ۲، ۱/۲۲ ملخصاً)

حضرت سُفیان ثوری رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: پرہیز گاروں کو مُتَّقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے بچنا عُموماً دُشوار ہوتا ہے۔(درمنثور،پ ۱ ، البقرۃ،تحت الآیۃ: ۱ ، ۱/۶۱)

کسی شاعر کا کہنا ہے: جو شخص اللہ پاک سے ڈرتا ہے وہی فائدے والی چیز حاصل کرتا ہے۔ قبر میں انسان کے ساتھ صرف تقویٰ اور نیک اعمال ہی جاتے ہیں۔(منہاج العابدین، ص ۱۵۰ ملخصًا)

آیئے ! اب تقوے کی قسموں سے متعلق سنتے ہیں چنانچہ

تقوے کی اقسام

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کے مطابق تقویٰ کی سات (7) قسمیں ہیں: (1) کفر سے بچنا، (2) بدمذہبی سے بچنا، (3) کبیرہ گناہ سے بچنا، (4) صغیرہ گناہ سے بچنا، (5) شبہات (مشکوک چیزوں) سے پرہیز کرنا، (6) نفسانی خواہشات سے بچنا، (7) اللہ پاک سے دور لے جانے والی ہر چیز کی طرف توجہ کرنے سے بچنا، اور قرآنِ عظیم ان ساتوں مرتبوں کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔(خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲، ص ۴ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً بعض لوگوں میں یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ وہ مُعاشرے میں اعلیٰ سمجھے جانے والے پیشے اپنانے والوں کے خُوب گُن گاتے، ان کی تعریفوں کے پُل

باندھتے اور ان کی خُوب آؤ بھگت یعنی خدمت کرتے دکھائی دیتے ہیں مگر افسوس! حقیر و کم تر سمجھے جانے والے مگر جائز پیشے اختیار کرنے والے مسلمانوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتے بلکہ ان کا دل دُکھاتے اور خوب مذاق اُڑاتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ حرام و ناجائز کاموں میں مُبْتَلا ہونے کے باوجود بھی اپنے آپ کو سب سے افضل و بَرتَر جبکہ اپنے علاوہ قوموں یا مخصوص پیشوں سے وابستہ مسلمانوں کو نہ صرف حقیر و ذلیل جانتے ہیں بلکہ موقع بہ موقع ان کی قومیت یا پیشے کو تنقید کا نشانہ بنا کر انہیں عجیب و غریب اَلقابات سے بھی نوازتے ہیں حتّٰی کہ بعض تو ان کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعلّق قائم کرنے مثلاً انہیں اپنے یہاں کسی تقریب میں بُلانے یا ان کی دعوت قبول کرنے کو بُرا جانتے ہیں۔ یقیناً ایسی سوچ رکھنے والے لوگ سخت غلط فہمی کا شکار ہیں اور فضیلت کا یہ معیار خود ان کا اپنا بنایا ہوا ہے کیونکہ فضیلت کا یہ معیار نہ تو قرآنِ کریم سے ثابت ہے اور نہ ہی احادیثِ مبارکہ سے بلکہ قرآنِ کریم و احادیثِ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں تو بلاوجہِ شرعی مسلمانوں کا مذاق اُڑانے اور بُرے اَلقابات سے پکارنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 11 میں ارشادِ ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ (پ۲۶، الحجرات: ۱۱)

ترجمہ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا فرماتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُونچا سنتے تھے ، جب وہ سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم انہیں آگے بٹھاتے اور اُن کے لئے جگہ خالی کردیتے تاکہ وہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب حاضر رہ کر کلام مُبارک سُن سکیں۔ ایک روز انہیں حاضری میں دیر ہوگئی اور جب مجلس شریف خوب بھر گئی اس وقت آپ تشریف لائے اور قاعدہ یہ تھا کہ جو شخص ایسے وقت آتا اور مجلس میں جگہ نہ پاتا تو جہاں ہوتا وہیں کھڑا رہتا۔ لیکن حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بیٹھنے کے لئے لوگوں کو ہٹاتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ "جگہ دو جگہ" یہاں تک کہ حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اتنے قریب پہنچ گئے کہ اُن کے اور حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان میں صرف ایک شخص رہ گیا، اُنہوں نے اس سے بھی کہا کہ جگہ دو، اس نے کہا: تمہیں جگہ مل گئی ہے اس لئے بیٹھ جاؤ۔ حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غُصّے میں آکر اس کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جب دن خُوب روشن ہوا تو حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کا جسم دبا کر کہا: کون؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں۔ حضرت ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس کی ماں کا نام لے کر کہا: فلانی کا لڑکا۔ اس پر اس شخص نے شرم سے سر جھکالیا کیونکہ اس زمانے میں ایسا کلمہ عار دلانے کے لئے کہا جاتا تھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر خازن، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۱۶۹ ملخصاً)

حضرت اِمام احمد بن حَجَرمَکِّی شَافِعِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس حکمِ خُداوندی کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو حقیر نہ سمجھو، ہوسکتا ہے وہ اللہ پاک کے نزدیک تم سے بہتر، افضل اور زیادہ مقرّب ہو۔ (الزواجر، الباب الثانی: فی الکبائر الظاہرۃ، الکبیرۃ الثامنۃ... الخ، ۲/۱۱)

www.dawateislami.net

شیخُ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس زمانے میں جو ایک فاسقانہ اور سراسر مُجرمانہ رَواج نکل پڑا ہے کہ **"شیخ"** اور **"پٹھان"** وغیرہ کہلانے والوں کا یہ دستور بن گیا ہے کہ وہ دُھنیا (رُوئی دُھنکنے والا)، جولاہا (کپڑا بُننے والا)، قصائی، نائی کہہ کر مُخلص و مُتَّقی مسلمانوں کا مَذاق بنایا کرتے ہیں بلکہ ان قوموں کے عالموں کو محض ان کی قومیت کی بنا پر ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں بلکہ اپنی مجلسوں میں ان کا مذاق بنا کر ہنستے ہنساتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ جو لوگ برسوں ان قوموں کے عالموں کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ طے کر کے (یعنی ان کی شاگردگی اختیار کرکے) خود عالِم اور شیخِ طریقت بنے ہیں مگر پھر بھی محض قومیت کی بنا پر اپنے اُستادوں کو حقیر و ذلیل سمجھ کر ان کا تَمَسْخُر کرتے (مذاق اُڑاتے) رہتے ہیں۔ اور اپنے نسب وذات پر فخر کرکے دوسروں کی ذِلّت و حقارت کا چرچا کرتے رہتے ہیں۔ لِلّٰہ! بتایئے کہ قرآنِ مجید کی روشنی میں ایسے لوگ کتنے بڑے مُجرم ہیں؟ (مزید فرماتے ہیں:) مُلاحظہ فرمایئے کہ قرآنِ مجید نے یہ احکام اور وعیدیں بیان فرمائی ہیں کہ (1) کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اُڑائے۔ ہوسکتا ہے کہ جن کا مذاق اُڑا رہے ہیں وہ مذاق اُڑانے والوں سے دنیا و آخرت میں بہتر ہوں۔ (2) مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ایک دوسرے پر طعنہ زَنی (ملامت) کریں۔ (3) مسلمانوں پر حرام ہے کہ ایک دوسرے کے لئے بُرے بُرے نام رکھیں۔ (4) جو ایسا کرے وہ مسلمان ہو کر **"فاسق"** ہے۔ (5) اور جو اپنی ان حرکتوں سے توبہ نہ کرے وہ **"ظالم"** ہے۔

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے فرمایا: اگر کوئی گناہ گار مسلمان اپنے گناہ سے توبہ کرلے تو توبہ کے بعد اس کو اس گُناہ سے عار دِلانا بھی اسی مُمانعت میں داخل ہے۔ اسی طرح کسی مسلمان کو کُتا، گدھا، سُور کہہ دینا بھی ممنوع ہے یا کسی مسلمان کو ایسے نام یا لقب سے یاد کرنا جس میں اس کی برائی ظاہر ہوتی ہو یا اس کو ناگوار ہوتا ہو یہ ساری صورتیں بھی اسی ممانعت میں داخل ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، ص ۹۵۰،

پ۲۶،الحجرات:۱۱)اور حضرت عبدُ اللہ بن مسعود صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا:اگر میں کسی کو حقیر سمجھ کر اس کا مذاق بناؤں تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ پاک مجھے کُتّا نہ بنادے۔

(تفسیر صاوی، پ۲۶، الحجرات: ۵، ۱۱/۱۹۹۴)(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۳۸۹بتغیر)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اپنے آپ کو دوسروں سے افضل جاننا، مُتَّقی مُسلمانوں کو بلا وجہِ شرعی حقیر و کم تر سمجھنا یا کسی بھی طرح ان کا مذاق اُڑانا کس قدر ہلاکت خیز ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص اس مُوذی مرض میں مُبْتَلا ہے تو اسے چاہئے کہ ہوشمندی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو عاجزی واِنکساری کا پیکر بنائے، کسی کو افضل و غیر افضل قرار دینے کا اِختیار اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سپرد کر دے، آج تک جتنے مسلمانوں کو حقیر سمجھ کر ان کی دل آزاری کا گُناہ اپنے سَر لیا اگر ممکن ہو تو انہیں تلاش کر کے ان سے مُعافی تلافی کی ترکیب بنائے، ساتھ ساتھ بارگاہِ الٰہی میں بھی توبہ و اِسْتِغْفار بجالا کر اس آفت سے چُھٹکارا پانے کے لئے دُعا بھی کرتا رہے، خبردار!خبردار!اگر کسی مُتَّقی مسلمان کو بظاہر خلافِ مُرَوَّت کام کرتا دیکھے تو ہرگز دل میں بدگُمانی نہ کرے کہ اس طرح کسی قسم کا فائدہ ملنا تو دُور کی بات ہے اکثر شرمندگی ہی اُٹھانی پڑتی ہے۔ آیئے!اس سلسلے میں دو سبق آموز حکایات سنتے ہیں اور عبرت کے مدنی پھول چنتے ہیں چنانچہ

کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟

حضرت امام حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس قدر عاجزی کرنے والے تھے کہ ہر فرد کو اپنے سے بہتر تَصَوُّر کرتے۔اس کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن دریائے دِجلہ پر کسی حَبْشی کو عورت کے ساتھ اِس طرح شراب نوشی میں مبتلا دیکھا کہ شراب کی بوتل اُس کے سامنے تھی۔اُس وقت آپ کو یہ تَصَوُّر ہوا کہ کیا یہ بھی مجھ سے بہتر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو شرابی ہے۔اِسی دَوران ایک کِشتی سامنے آئی جس میں

سات(7) افراد تھے اور وہ غَرَق ہو گئے، یہ دیکھ کر حبشی پانی میں کود گیا اور چھ (6)افراد کو ایک ایک کر کے نکالا۔ پھر اس نے آپ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) سے عرض کی: آپ صرف ایک ہی کی جان بچالیں۔ میں تو یہ امتحان لے رہا تھا کہ آپ کی چشمِ باطن (یعنی دل کی آنکھ) کھلی ہوئی ہے یا نہیں! اور یہ عورت جو میرے پاس ہے، میری والِدہ ہیں اور اِس بوتل میں سادہ پانی ہے۔ یہ سنتے ہی آپ(رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) اِس یقین کے ساتھ کہ یہ تو کوئی غیبی شخص ہے اُس کے قدموں میں گر پڑے اور حبشی سے کہا کہ جس طرح تو نے چھ (6)افراد کی جان بچائی اِسی طرح تکبُّر سے میری جان بھی بچالے۔ اُس نے دعا کی کہ اللہ پاک آپ کو نُورِ بصیرت عطا فرمائے غرور و تکبر کو دُور کر دے۔ چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اِس کے بعد آپ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه)نے اپنے آپ کو کبھی بہتر تصوُّر نہیں کیا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر حسن بصری، ص ۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر نیک بندے کا اِحترام کرنا چاہئے، کیا معلوم کہ کون گُدڑی کا لعل(یعنی چُھپاولی) ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈِبّے میں ایک دُبلا پتلا بے ریش و بے کشش لڑکا انتہائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے جُدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صِرف دو مِنَٹ کا وقفہ تھا، وہ لڑکا پلیٹ فارم پر اُتر کر ایک بَینچ پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نَمازِ عصر کی جماعت قائم کرلی، ابھی بمشکل ایک رَکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جارہی ہے۔ سب نَماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ لڑکا کھڑا ہو گیا اور اُس نے مجھے اِشارے سے ڈانٹتے ہوئے نَماز قائم کرنے کا حکم صادِر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کرلی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نَماز سے فارِغ ہو کر ہم جُوں ہی سُوار ہوئے، ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بَینچ پر بیٹھا لا پروائی سے اِدھر

اُدھر دیکھتا رہا۔ اِس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی **"مجذوب"** ہوگا جس نے ہمیں نَماز پڑھانے کیلئے اپنی رُوحانی طاقت سے ٹرین کوروک رکھا تھا۔ (فیضانِ سُنّت، ص ۴۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بڑی عمر والوں کے بجائے اگر کبھی کسی کم عمر اسلامی بھائی کو کوئی ذمہ داری سونپ دی جائے مثلاً اسے امام و خطیب مُقرر کردیا جائے، مدرسے یا جامعہ کا ناظم (Organizer) بنادیا جائے، مدرس، مُعلم (Teacher) یا مُفَتِّش (Checker) مُقرر کردیا جائے، ذیلی، حلقہ، علاقہ، ڈویژن یا کابینہ وغیرہ کی ذمہ داری سونپ دی جائے تو آپس میں نااتفاقی اور لڑائی جھگڑا کروانے کیلئے شیطان یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ جب فُلاں فُلاں تجربے کار یا بڑی عُمر کا اسلامی بھائی اس لائق تھا کہ اسے ذمہ دار بنایا جاتا تو آخر ایسی کیا وجہ تھی کہ ایک کم عمر اسلامی بھائی کو یہ ذمہ داری دی گئی۔ یاد رکھئے! مدنی ماحول سے دُور کرنے کا یہ زبردست شیطانی وار ہے شیطان ہرگز نہیں چاہتا کہ ہم مدنی ماحول میں رہتے ہوئے اپنی آخرت کا سامان اکٹھا کریں وہ تو چاہتا ہے کہ بس کسی طرح غیبت وچغلی ،بدگمانی اور مسلمانوں کی دل آزاریوں کے ذریعے مدنی ماحول سے دور کرکے گناہوں میں مُبتلا کردے ،ہمیں اس کے وار کو ناکام بناتے ہوئے یہ ذِہن بنانا ہوگا کہ ہر صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ مُسلمان مجھ سے بہتر ہے جو بھی ہمارا ذِمّہ دار بنادیا جائے ہمیں اس کی اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ صرف تجربہ کار ہونا یا عمر میں زیادہ ہونا ہی افضلیت کی دلیل نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری بھی بے حد ضروری ہے، جس شخص میں دیگر اچھی صفات کے ساتھ تقویٰ،خوفِ خدا و عشقِ مُصْطَفٰے بھی ہوگا وہ دوسروں سے فضیلت و مرتبے میں اعلیٰ اور عہدہ و منصب کے زیادہ لائق ہوگا۔ مکی مدنی آقا، دوعالم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی کو امیر بناتے تھے جو تقویٰ وپرہیزگاری میں

دوسروں سے بہتر ہوتا۔ آیئے! بطورِ ترغیب اس ضمن میں ایک حدیثِ مبارکہ اور اس کی شرح سنتے ہیں اور اس سے مدنی پھول چُنتے ہیں، چنانچہ

حضرت عبدُاللہ ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک لشکر بھیجا اوران پر حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو امیر بنایا تو بعض لوگوں نے ان کی اِمارت (سرداری) میں اعتراض کیا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اگر تم لوگ ان کے امیر ہونے میں طنز کرتے ہو تو تم ان کے والد کے امیر ہونے میں بھی اس سے پہلے طنز کرتے تھے، اللہ پاک کی قسم! وہ امیری کے لائق تھے اور وہ مجھے لوگوں سے زیادہ پیارے تھے اور یہ بھی ان کے بعد مجھے لوگوں میں زیادہ پیارے ہیں۔ (بخاری، کتاب المغازی، باب بعث النبی اسامۃ ... الخ، ۳/۱۶۱، حدیث: ۴۴۶۹)

حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: حضرت اُسامہ اِبنِ زید (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) کو حضورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیات شریف میں بہت بار امیرِ لشکر بنایا تھا (اسی طرح) وفات کے قریب بھی ایک لشکر پر آپ (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) ہی کو امیر بنایا اسے سریۂ اُسامہ کہتے ہیں۔ جب پہلی بار اُنہیں امیر بنایا تب یہ واقعہ پیش آیا یا ہر دَفعہ یہ ہی واقعہ ہوا کہ لوگ ان کی اِمارت (سرداری) پر اِعتراض کرتے رہے۔ یہ طعن (طنز) کرنے والے مُنافقین اور عرب کے بَدوِی (صحراؤں میں رہنے والے) لوگ تھے جو حضرت زید اور (حضرت) اُسامہ ابنِ زید (رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمَا) کی اِمارت (سرداری) پر اس لیے اِعتراض کرتے تھے کہ یہ حضرات غُلام تھے اور اہلِ عرب کبھی غلاموں کو کسی کا سردار نہیں بناتے تھے اسلام نے غُلاموں کو اُٹھا کر سردار بنادیا۔ (مزید فرماتے ہیں:) اسلام میں غُلامی آزادی کا فرق غلط ہے یہاں ہر مؤمن غُلام ہو یا آزاد سب برابر ہیں، عظمت تقوے سے ہے، حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس عمل سے یہ فرق توڑ دیا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۴۶۵ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ ائمہ مساجد:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 80 سے زائد شُعبہ جات میں کام کر رہی ہے، اِنہی میں سے ایک، شعبہ "اَئمہ مساجد" بھی ہے، جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُوَذِّنین کی تقرُّرِی کا کام سَر اَنْجام دیتی ہے اوران کی خَیْر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں اَئمہ و مُوَذِّنین کا اَہَم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے مُنسلک اَئمہ کرام، فجر کے لئے جگاتے، اِنْفرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغْبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شِرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے قافلوں کی بَرَکت سے مَسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے، اللہ اُس سے مَحبَّت کرتا ہے۔ (مُعْجَمُ اَوسط، ۴/۴۰۰، حدیث: ۶۳۸۳) حضرت علّامہ عبد الرّؤف مَناوِی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: مسجد سے اُلفت، رِضائے الٰہی کے لئے اس میں اعتکاف، نماز، ذِکْرُ اللہ اور شَرعی مَسائل سیکھنے سکھانے کے لئے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس بندے سے مَحبَّت کرنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایۂ رَحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حِفاظت میں داخل فرماتا ہے۔ (فیض القدیر، ۶/۱۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشبو کی سنّتیں اور آداب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! خوشبو کی سنّتیں اور آداب کے بارے میں چند

مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا:مجھے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں محبوب ہیں:خوشبو،عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز بنائی گئی۔(سنن النسائی،کتاب عشرۃ النسآء،باب حب النسآء،ص ۶۴۴،حدیث:۳۹۴۵)(2)فرمایا:چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں:نکاح،مسواک،حیا اور خوشبو لگانا۔(مشکاۃ المصابیح،کتاب الطہارۃ،باب السواک، ۸۸/۱،حدیث:۳۸۲)☆آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔(سنتیں اور آداب ص۸۵)☆نمازِ جمعہ کے لیے خوشبو لگانا مستحب ہے(بہارِ شریعت ۱/۷۷۴،حصہ ۴ ملخصاً)☆نماز میں ربّ سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستحب ہے۔(نیکی کی دعوت،ص۲۰۷)

اعلان:

خوشبو کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان آداب کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[1]

﴿5﴾ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[3]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس

---

[1] ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[2] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[3] ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرونِ ملک)، 3 فروری 2022

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، کل دورانیہ 15

خوشبو کی بقیہ سنّتیں اور آداب

☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ عمدہ خوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۳) ☆ناخوشگوار بو یعنی بد بو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۳) ☆مَردوں کو اپنے لباس پر ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے جس کی خوشبو پھیلے مگر رنگ کے دھبے وغیرہ نظر نہ آئیں۔ (سنّتیں اور آداب ص۸۵) ☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

جس کی خوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔(سنتیں اور آداب ص ۸۵) ☆ اسلامی بہنوں کو ایسی خوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبو اُڑ کر غیر مردوں تک پہنچ جائے (سنتیں اور آداب ص ۸۶) ☆ فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے ۔ (ترمذی، کتاب الادب، باب ما جآء فی کراہیۃ خروج المرأۃ متعطرۃ، ۴/۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵) ☆ سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "مشک" سرِ اقدس کے مقدس بالوں اور داڑھی مبارک میں لگاتے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۳) ☆ ائیر فریشنز کے استعمال سے اجتناب کرنا چاہیے۔(سنتیں اور آداب ص ۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ ادائے قرض کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے **شیڈول** کے مطابق "**ادائے قرض کی دعا**" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے کفایت دے اپنا حلال رزق دے کر حرام رزق سے بچا اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز کر دے۔(خزینۂ رحمت، ص ۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیح فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بد نگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ

کودیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا علاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟(16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس (جولیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت وچُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کردی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہوجانے پر (بلامصلحتِ شرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز وعزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر ومُرشد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی

کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے)سمجھانے کی کوشش فرمائی؟یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحتِرام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ)کو اِسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف(یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن)کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے)تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادِم)کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نماز کورس)کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ

النَّبِیِ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد